منشور محمدی

منشور سولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد - تورت بلا توریہ انجیل متجیل - گومان مبعث و سیرت سید ور محمد صلعم

جلد ۱۴ مطبوعہ ۲۵ محرم ۱۳۰۴ھ مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۶ء تا ۵ ربیع الاول ۱۳۰۴ھ مطابق ۹ نومبر ۱۸۸۶ء نمبر ۱۵

اشتہار ہے اخبار عشر و ار مضامین تردید مذاہب صیوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبول اسلام

جناب اڈیٹر صاحب - السلام علیکم - مسمی بہ جیس گال عیسائی چٹی رسان بروز جمعہ بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۸۸۷ء مع زن و فرزند و دختر مشرف باسلام ہوا اسلامی نام حسب تفصیل ذیل رکھے گئے

عورت کا نام	دختر کا نام	فرزند کا نام
نور بی	زینب بی	عبدالصمد

راقم شیخ دین محمد مقام اروی ضلع وردہ

رسالہ چشمہ آریہ

پیر ریویو

بمرخوشنما و رخوشخط کتاب جو مورد افضال احد مظہر انوار ایزد - مصدر اسرار سرمد - جناب مرزا **غلام احمد** صاحب قادیانی کی تصنیف سے ہے - اور جس کا اشتہار سابقا - اخبار منشور محمدی مطبوعہ ۲۵ محرم ۱۳۰۴ھ اور ۵ ربیع الاول ۱۳۰۴ھ مین لمع ہو چکا ہے - بندہ کی نظر سے گذرے - الحق جو جو تعریف اسکی اخبارات مین لکھی ہے - اوس سے اضعافا مضاعفہ اسمین مضامین عالی اور خیالات بلند پائے - ہم وہ الفاظ نہین پاتے جن سے اسکی تعریف کرین - اس کا ہر ہر حرف شاہد دلربا اور ایک ایک لفظ محبوب رعنا ہے

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

زبان اسکی تعریف وتوصیف سے قاصر ہے۔ اور درحقیقت
اس شاہدِ طناز کو سلسلۂ تحریر کے زیورون سے آراستہ
کرنے کی ضرورت اور اسکی خوبی محتاجِ بیان نہین۔
مختصر یہ کہ ہر ایک مومن شخص کو جسکے دل مین خدا و رسول
کی کچھ محبت ہی۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنا باعثِ تقویتِ
ایمان ہی اور اسکی اشاعت موجبِ ترقیٔ اسلام۔ وہمارا
دین ہی۔ ہمین آریہ والون کے جمیع عقایدِ عظمیہ کی ایسی
بیخ کنی کی ہی کہ امید ہے قیامت تک سربرار نہون گے۔
اور سب انکے عقاید باطلہ کو ایسا لمشت از بام کیا ہے کہ
کبھی ہوش نہ سنبھلین گے۔ وللہ العزۃ ولرسولہ
وللمؤمنین والحمد للہ رب العلمین۔

آج ہی ہماری نظر سے ایک اشتہار آریہ گزٹ فیروزپور
مین مندرج بجانبِ لالہ ملاوامل و شرم پت کے گذرا ہے
جسکے دیکھنے سے ہمین افسوس بھی آتا ہی اور بے اختیار
ہنسی بھی آتی ہی اسکا ابتدا مین اڈیٹر کی رائے بھی ہے
ہم یہان بلفظہ وہ سب عبارت نقل کرکے اپنی عقل و
فہم وانصاف کے بموجب کچھ جواب لکھتے ہین۔

دیکھو آریہ گزٹ فیروزپور ۲۴ نومبر ۱۸۸۶ء

قولہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جسکو آجکل کشف
وکرامات والہام کے زعمِ باطل نے بوکھلا رکھا ہے
یون تو اپنی کتاب براہین احمدیہ مین اور بہت سی باتین
اپنے کشف وکرامات کے ثبوت مین تحریر کی ہین جنکے
اثبات وتردید کی بقولِ شخصی گوشتِ خر دندان شکن
ہمکو کچھ ضرورت نہین آجکل کے مہذب زمانہ مین سب
جانتے ہین۔ انکی یہہ بے تکی باتین صدہا مجذوب سے
زیادہ وقعت نہین رکھتین۔ مگر مرزا صاحب کے
اس عمل پر کہ آپ نے اپنی کتاب براہین احمدیہ مین
دو چار شاہدون کے نام از خود ایسی لکھدی۔ جنکو
کشف تو کیا مرزا صاحب نے اپنی خرقِ عادت کا منہ ہی
نہین دکھلایا تہا۔ یہ مثل صادق آتی ہے۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

اب ہم اوس اشتہار کا کچھ حصہ جو ملاوامل شرم پت رائے
گواہانِ الہام مرزا صاحب کی جانب سے شایع
ہوکر ہمارے پاس پہونچا ہے درج ذیل کرتے ہین
جس سے مرزا صاحب کی راستبازی کا پورا امتحان
ہوتا ہے۔ تمام شد رائے اڈیٹر۔

اقول مرزا غلام احمد صاحب کی راستبازی۔
اور ایمان داری کا پورا پورا امتحان تو اس سے ظاہر
ہے کہ انکو خلق اللہ کی خیرخواہی۔ اور ہمدردی
نے یہان تک مجبور کر رکھا ہے کہ جو شخص انکے پاس
واسطے رشد وہدایت کے جائے وہ درصورت نہ
دکھانے خرقِ عادت کے پانچ سو روپیہ انعام
دینے کا وعدہ فرماتے ہین۔ اور درصورت
دیکھنے کے کچھ بھی نہین مانگتے۔ صرف اس ہمدردی
کے سبب کہ کوئی بندۂ خدا دوزخ کی دہکتی آگ سے
بچ جاے فقط قبولِ اسلام کی ہدایت فرماتے ہین۔
اس سے بڑھکر اور ایمانداری اور راستبازی اور
خیرخواہی اور ہمدردی کیا ہوگی؟ لیکن آپ
صاحبون کی راستبازی و دیانت کا امتحان خوب
ہوتا ہی۔ کہ چھ برس ہوے باوجود وعدۂ انعامِ کثیر

دلائل براہین احمدیہ کے ساتھ نہ وید کا مقابلہ کر دکھلایا
اور نہ دلائل ہی کو توڑا۔ صرف منہ سے ہی یہودہ
بکا گئے۔ جسکا بدلا قیامت کے دن احکم الحاکمین سے
پاوینگے۔ ورنہ یہ کیا انصاف ہی۔ کہ ایک کتاب جسکا
صادق و منجانب اللہ ہونا دلایل قطعیہ و براہین بالغہ
سے ثابت ہوگیا۔ صرف مکابرہ اور تعصب اور
عناد سے اوس سے روگردان ہونا صرف اپنی عاقبت
سنوارنی ہے۔ ایسا بکنے اور اوباشانہ اور غیر
مہذب باتون سے کیا حق باطل ہوجائیگا؟ جو شخص آفتاب
کو بے نور کہیگا کیا اسکے بے نور کہنے سے آفتاب
تاریک ہوجائیگا۔ بلکہ یہ شخص سودائی اور بیوقوف
کہلائیگا۔

اور قولہ اسکے اثبات و تردید کی ہمین ضرورت
نہین الخ۔ آپ لوگ تو ناحق کی۔ اور ناراستی
کی تائید اور حب قومی اور محبت دنیاوی کے
سبب خدا تعالی سے بھی فارغ ہو بیٹھے ہین۔ اور
اسکے خالق ارواح و اجسام ہونے سے جواب دیتے
ہین۔ آپ سے باوجود روا رکھنے ایسے شناعت
اور کمال تعصب و عناد کے انصاف و انصاف کی
امید چیل کے گھونسلے سے ماس ڈھونڈنا ہی۔

قولہ تخمیناً مدت بارہ یا چودہ سال سے ہم
دونون کو مرزا غلام احمد صاحب مؤلف براہین
احمدیہ سے ملاقات حاصل تھی۔ اس عرصہ مین شاید
ایسا دن کوئی گذرا ہوگا جو تین چار مرتبہ آنکے
پاس آنا جانا نہوا ہو۔ خویش و بیگانہ سے کوئی
شخص ہمکو لوگون برابر عزیز نتھا۔ اور ہم انکی بہت عزت
اور تعظیم کرتے تھے ہان وہ بھی ہمین اپنے عزیزون
سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے۔

اقول یہان سے ظاہر ہے کہ انکی محبت بناوٹی
تھی۔ خالص محبت تھی اور اونکی خیر خواہی اور
ہمدردی مجبور کرتی تھی کہ کسیطرح الفت اور محبت
سے یہ شخص دین اسلام کی خوبیون سے آگاہ ہوکر
ظلمتکدہ کفر سے نکل کر نور ایمان سے منور ہوجائین
اور عطر عرفان سے ان کا وجود معطر ہوجاوے لیکن۔

ع تہیدستانِ قسمت راچہ سود از رہبر کامل۔
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را۔

آپ صاحبان پر افسوس کہ حب قومی اور ننگ دنیاوی
کے سبب کہ کسیطرح اسلام کی فضیلت ظاہر نہو۔ اور
وید کی قلعی نہ کھلے۔ ابطال حق و احقاق باطل مین
سعی کرکے چشمدیدہ مشاہدات و مکاشفات کو جھٹلاتے
ہو۔ خیر اسکا جواب قیامت کے دن خدا کو دینا ہوگا

ع اگر تو می ندہی داد روز داد ی ہست۔

قولہ قریباً عرصہ چھ سات سال کا ہوگا۔ یا غالباً
وہ وقت تھا کہ جب بعض اخبار نویس خوش آمد
پسندون نے۔ صدیق حسن خانصاحب بہوپالیہ
کو مجددی کا خطاب دیدیا تھا۔ حکیم مولوی محمد شریف
صاحب کلانوری۔ حال وارد امرتسر نے جو مرزا
صاحب کے بڑے دوست ہین یہ صلاح دی۔ بالون
کہو کہ پٹی پڑھائی یا کسی طرز اور کنایہ سے کہا کہ
جسکا لب لباب یہی تھا کہ آپ مجددی کا دعوی

کرئے۔ کیونکہ اس زمانہ مین بھی کوئی مجدد ہونا چاہئے معلوم ہوتا ہی کہ حکیم محمد شریف کی اسوقت کی گفتگو نے مرزا صاحب کے دلمین بہت سا اثر کیا جس کا نتیجہ آج ظاہر ہے۔ حکیم صاحب کا یہ فرمانا ہی تھا کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کا مسودہ بنانا شروع کردیا اور اخبار ونمین اشتہار دیدئے اور جابجا خط روانہ کردئے۔

اقول آپکا طرز تحریر اور مذبذبانہ گفتگو ہی آپ کی راست گوئی اور دیانت کو ظاہر کررہی ہے۔ اور بیشک مرزا صاحب مجدد وقت ہین انہون نے دین کو از سر نو تازہ کیا ہی۔ اگر وہ مدعی تجدید دین ہین تو انکا یہ دعوی صادق اور بادلیل ہی۔ مرزا صاحب کا کلام فی الواقع ایسا شائستہ اور برجستہ اور عالی کلام ہے۔ اور انہون نے کلام الٰہی کے وہ معارف وحقائق کھولے ہین کہ باید وشاید۔ دیکھو براہین احمدیہ جسکے جواب مین کسی مخالف کو زہرہ نہ ہوسکا کہ قلم اٹھاسکے۔ یون آئین باہین شاہین کہنے کو جسکا جی چاہے کہے۔

قولہ خوابون کی تعبیر کا شوق ابتداہی مین مرزا صاحب کو رہا ہے۔ یہانتک کہ خواب نامہ مرزا صاحب کے سرہانے ہی پر دھرا رہتا ہی۔ اکثر موقع آمد ورفت مین ایسا ہوا کرتا تھا کہ مرزا صاحب کی خوابین سنا اور اپنی خوابین سنانا اور تعبیر دیکھنا۔

اقول آپ کے اس بیان سے بھی مرزا صاحب کے جنونیات کی تصدیق اور انکے دعاوی کی تائید ہوتی ہے۔ جب آپ باوجود مخالفت تامہ کے اتنی بات کے اقراری ہین۔ تو مرزا صاحب کے دعوے کسقدر راست نہ ہونگے؟ یہان سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب جیسا کہ براہین مین مدعی ہین کہ مسلمانون کی خوابین اکثر سچی ہوتی ہین اور کفار کی جھوٹ۔ اس امر کی تصدیق کے لئے خوابین سنتے سناتے ہون گے۔

قولہ رفتہ رفتہ مرزا صاحب نے مکاشفہ اور الہام اور خرق عادت کا دعوی شروع کیا۔ جبکہ کچھ مسودہ براہین احمدیہ کا تیار ہوا۔ تو مجھ شرمیت

ع ان صاحبون کے براہین احمدیہ مین نام لئے عرصہ بعید گذر چکا ہے۔ اور اب تک انہون نے اپنے گواہ ہونے کا انکار کہین اخبار وغیرہ مین نہین کرایا اور براہین مین نام دیکھکر خاموش رہے ہین اور یہہ ممکن نہین کہ انہون نے براہین کو ملاحظہ نہ کیا ہو۔ پس ہر عاقل انصاف کرسکتا ہی کہ کیا اتنی مدت تک خاموش رہنے کی وجہ تھی؟ اور کیا مصلحت تھی؟ یہی کہ انہون نے خرق عادت دیکھی ہونگی۔ ورنہ کبھی چپ نہ رہتے۔ غرض مرزا صاحب کے دعوی کی تصدیق تو اظہر من الشمس ہے۔ لیکن آپ لوگون کی دیانت بھی امین من الاسس ہے۔ یہ لوگ بھی اسی قسم کے ہین۔ اور چاہتے ہین کہ کسی طرح کوئی شخص راستی کا قائل نہو۔ تعصب اور عناد نے انکو تائید باطل مین اندھا کردیا ہے۔

اور اسکے انکار کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ آجکل پنڈت لیکھرام صاحب تکذیب براہین احمدیہ مین کچھ ہاتھ

نوٹ۔ باقی نوٹ

کے نور ملا دل پر شہادت الہام کا بیان لکھا
دیا۔ اور براہین احمدیہ میں نام چھپ دیا۔ اور ہم بھی
بسبب مصلحت کے جبتک خاموش رہے۔ اور
ہماری خاموشی کو مرزا صاحب آج شرمہ چشم آریہ
میں شک القمر کے بارہ میں سند اور نظیر پیش
کرتے ہیں۔ ہم وہ سند اور نظیر دیکھکر حیران رہگئے
(گویا ابتک ہم سوتے تھے) اور ہم پر زیادہ کھل
گیا۔ کہ اسلام کے پیشواؤن اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ
چلا آتا ہی جو مرزا صاحب نے اختیار کیا ہے۔ سچ
ہے۔ کاملے اگر کفر گیرد ملت شود۔ کاش ایک
الہام سے بھی ہماری تسلی کی ہوتی تو ایک بات
تھی ہم یہ بھی بیان کر دیتے ہیں کہ گواہوں میں
نام درج کرنے کے وقت مرزا صاحب نے ہمارے
سے بالکل صلاح اور مشورہ نہیں کیا ورنہ ہرگز ایسا

الہام کا مقبول

نہوتا۔ اونہوں نے تو رونق کتاب کو مدنظر رکھکر دل
میں یہ خیال کیا ہوگا کہ یہ مجھسے میں اور تین ان سے ہوں
گے یہ میرا کہنا نہ مانینگے اب سب کچھ ناظرین کے آگے
دھر دیا ہی خواہ جھوٹے کو گھر تک پہونچائیں یا نہ پہنچائیں
مگر اتنا تو ضرور ہوگا۔ کہ صاف باطن اور نیک نہاد الہام
اور خرق عادت کے دعوی کی حقیقت تاڑ جائینگے
الہام کا زعم ہرگز باطل نہیں ہی۔ بلکہ مسلمانونکا
یہ ایک سچا اور مسلم عقیدہ ہی جسکو ہر ایک منصف آدمی
قبول کر سکتا ہی کہ مومن حقیقی کو شاہ راہ مستقیم پر
چلنے سے مخاطبات الہی نصیب ہوتے ہین اور عاشق
صادق معشوق حقیقی کی محبت مین مرنے سے محبوب
کی نظر رحم سے قابل ہمکلامی ہوجاتا ہی اور جس کا آئینہ
دل بکلی صاف ہوجاے اور رضاے الہی مین غرق
ہوجاے اوس پر تجلیات الہی کا پرتو پڑتا ہے اور ابرار

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۸ - پاؤن مار رہے ہین اور چاہتے ہین کہ کسیطرح آفتاب حق کو بے نور بیان کرین (یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون) سو اگرچہ ہمین تو یہ بھی امید نہین کہ وہ مرزا صاحب کا عالمانہ و محققانہ کلام سمجھی ہون - تاہم جواب چہ رسد پنڈت دیانند صاحب باوجود قدر حیات لاجواب ہی اور ۲۵ برس تک کوئی آریہ اسکے جواب لکھنے پر قادر نہ ہوا۔ اب مرزا صاحب کے مقابل کیا کرینگے اور کیا کہینگے ہمین ہی رسوائی ہوگی۔ مرزا صاحب انکی خام خیالون کی فورا علاج کرینگے عیسائیون نے اسلام کے مقابل ہوکر کیا لیا انکی کوئی کتاب تردید اسلام مین نہین جسکے خیر تمندان اسلام کی طرف سے دو تین جواب چھپے ہون مگر اللہ تعالی نے اپنی فیضی اور رسوائی کے سوا انکو کیا حاصل کیا؟ پنڈت لیکھرام صاحب جنہون نے عیسائیونکی کایہ کسی کے کچھ نہ آئین بائبل شائین لکھا ہی انہین چاہئے تھا کہ پہلے وہ کتابین جو تردید نصاریٰ کے جواب مین ہین مطالعہ کرتے اور تب زبان کھولتے لیکن اہلون مین واہ واہ کہلانا اور اپنی شہرت اور ناموری منظور ہے خیر چھپوالین مرزا صاحب فورا اسکی دھجیان اڑا دینگے انہین لیکھرام صاحب نے ان دونو کو ایما کیا ہوگا کہ مین جواب لکھتا ہون تم پہلے اشتہار انکذیب براہین احمدیہ کے انکار کرو۔ خیر خدا تو سب کچھ جانتا ہے (ان اللہ علیہ بذات الصدور) ایک ان پڑھ کی ضلالت کا بھی تو ہی؟ - ۱۵ جنوری ۱۸۸۶ء کو۔ گزٹ مین اشتہار انکذیب براہین احمدیہ چھپا ہے وہ بھی عجب طرح کا اشتہار ہی امید ہے کہ پنڈت لیکھرام صاحب نے للہ یا ہوگا یا ان کے ایما سے لکھا گیا ہوگا یہ اشتہار بڑی قابلیت خرچ کرکے لکھا گیا ہی چنانچہ اسکی ابتدا مین مسلمانونکی رئیس کے الفاظ لکھے ہین شائقین علوم دینیہ محققین طریقہ حقہ و طالبین حق الیقین پر واضح ہو الخ اگرچہ جسقدر مضمون اسمین لکھے ہین اسکا جواب سرمہ چشم آریہ مین مفصل موجود ہے اور چھپنے پر اسکا مضمون جواب مرزا صاحب کیطرف سے مطبع ہوگا لیکن اس اشتہار مین جو لکھا ہی غرض کہ جسقدر براہین احمدیہ کے چار

الٰہی منکشف ہوتے ہین۔ خدا کا فضل اور فیض ہر وقت اور ہمیشہ مستعدین پر جاری ہی۔ کبھی بند نہین ہوتا۔ صرف چار مجہول الاسم رشیون ہی پر موقوف نہین فیض الہام سے قابل جو ہر سدا مستفیض ہو سکتا ہے۔ یہہ آپ صاحبان کا ہی عقیدہ ہی کہ بس صرف چار رشی قابل فیض تھے۔ سو بہی اعمال سابقہ کے سبب سے۔ ورنہ اپنی طرف سے خدا کسی پر فضل اور رحمت نہین کر سکتا۔ گریز و کنوئین مین وہ اپنے خاص فضل و فیض سے کسی کی راہ نمائی نہین کر سکتا ورنہ جبکہ سب آدمی متحد الفطرت ہین تو جو امر ایک کے لئے جائز ہے باقی کیون اس سے محروم رہین اور قولہ ہم پر شہادت الہام کا بہتان لگا دیا اتنی عرصہ تک ہم مصلحتًا خاموش رہے۔ اسکے کیا معنے کیا اتنے عرصہ تک آپ سوے پڑے تھے۔ اور وہ کون سی مصلحت تھی صرف یہی کہ آپنے فی الحقیقت خرق عادت دیکھی ہونگی اور جیسا کہ مرزا صاحب

بقیہ صفحہ گذشتہ۔ حصون مین اعتراض کیے گئے تھے بحوالہ مفصل آیات قرآنی اور احادیث احمدی اور تواریخ محمدیہ کے دیکر آریہ دھرم آریہ قوم وید مقدس نے الہام کو ثابت کیا گیا ہی اس سے بجز قہقہہ آتا ہی اور کچھ نہین ہوا اگر شہادت دینے کا بھی سلیقہ نہین تو جواب کیا خاک دیا ہوگا ہہلا اوسکے کیا معنی کہ جسقدر اعتراض کیے گئے ہین انکا جواب بحوالہ آیات قرآنی یا الہامی وید کو ثابت کیا گیا ہی اعتراضات کا جواب بحوالہ وید دینا چاہیئے تہا۔ یا بحوالہ قرآن شریف۔ یہ ایک نئی اور عجب بات ہی کہ جواب باصواب تو دین اعتراضات کا بحوالہ آیات قرآنی اور ثابت ہو جاوے وید مقدس کا الہام اور ہذا الشی عجاب کیا قرآن شریف مین وید پر شہادت دیگئی ہی یا وید کو الہامی ثابت کرتا ہی معاذ اللہ قرآن شریف مخلوق ارواح و اجسام کا کلام وید و

سرمہ چشم آریہ مین بیان کرتے ہین اب طعن عوامی اور تعصب مذہبی کے سبب سے اور اس جہت سے کہ لوگون نے آپکو اوبہارا ہوگا کہ تمہاری اس سچی شہادت سے اسلام کی فضیلت ظاہر ہوتی ہی انکار کر دو سو آپ نے اب مدتون بعد تسلیم کر کے انکار کر دیا ہی کیونکہ سرمہ چشم آریہ مین آپکے مذہب کو بیج وبن سے اکھیڑ دیا گیا ہے اب آپ جواب سے چونکے ہیچ ہی جب تعصب اور کذب صاحب کسی گہر مین بصیر آکر لیتے ہین تو صدق اور انصاف کی وہان دشمنی ہوتی ہے اس امر مین آپنے بالکل تقلید دیانند صاحب کی کی ہے۔

قولہ واضح ہو کہ شرم پت رائے ہی کیطرف سے ایک رسالہ بعد طبع ہونے سراج منیر کے شائع ہوگا جسمین تردید اسلام اور مرزا صاحب کی الہامات کی سب کارروائی درج ہوگی۔

اقول بالحول قلت والتعوذ۔ تردید اسلام کس سے ہو سکتی ہے جو اسلام کی تردید کریگا۔ وہ آپ ہی رد ہو جائیگا کیا سچ کے آگے جھوٹ کی کچھ پیش جا سکتی ہے ہرگز نہین آپ ایسے تردید اسلام لکھنے والے سرمہ اور براہین کا کیون نہین جواب لکھتے۔ جو بالفعل جہی ہوی موجود ہے اور سراج منیر جو ابہی چہپی بہی نہین اسکی تردید کی پہلے ہی ٹہان لی یہ عجب انصاف اور حق پسندی ہے۔

اور سراج منیر کے انطباع کے بعد آپ سے کیا ہو سکیگا

اور الہامات کی کارروائی کیا درج کروگے بجز
اسکے کہ جہان جہان تمہاری شہادت ہوگی انکار
کردوگے سو آپ کے انکار سے سانچ کو آنچ نہین
لاکہہ انکار کردو سچ کا بول بالا ہے۔
تردید اسلام کرنے کی کس کو جرأت ہے بڑے
بڑے اہل انگلنڈ اور سخت مخالف اسلام کے مجبورًا
صفحون کے صفحہ تاریخ مین لکہہ رہے ہین اسلام ہر ایک
کو زد کرسکتا ہے اور اسلام کو کوئی رد نہین
کرسکتا حضرت یہہ وہ پتہر ہے کہ جو اس پتہر پر
گریگا چکنا چور ہوجائیگا پر جس پر وہ گرے پیس
ڈالیگا (متی ۲۱ باب ۴۴) ولا تحق تکن النبی
الا یاللہ۔ وان کان مکرہم لتزول
منہ الجبال۔ راقم ایک حق پسند

بقیہ سوال تنویر الایقان الخ

قولہ آپنے جو کہا کہ منسوخ کی بات قرآن مین نہین
سو سچ ہے۔ الخ **اقول** محض جہوٹ و فریب
ہے دیکہو قرآن باواز بلند پکار رہا ہے ومن
یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ
یعنے جو کوئی دین اسلام کے سوا پیروی کرے
کیسی دوسرے دین کی تو نہین مقبول ہے وہ
قولہ اور یہہ بہی درست ہے کہ اس عالم کے بادشاہ
اور ان کے نائب اپنی حکومت کے وقت پر ایک
دوسرے کی کچہہ برخلاف آئین جاری کرتے ہین مگر
تمام و کمال ساری آئین اور احکام اگلے حاکمون کے
منسوخ نہین کرتے **اقول** ہم کب کہتے ہین
کہ ساری آئین و قانون حاکم دوجہان و سید
کون و مکان صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے
تغیر کردیا چنانچہ خود تم بہی صفحہ ۳ مین لکہتے ہو۔
سچ ہے کہ بعضے مقامون کی باتین اچہی ہین
اور اگلی کتابون سے یعنے توریت اور زبور اور
نبیونکی کتاب اور انجیل سے ملتی ہی سو وہ کلام خدا
کا ہے مین اوسکو مانتا ہون الخ پس اگر کل احکام
منسوخ ہوتے تو وہ احکام جو پیشتر مینے ذکر کیا کیون
جائز رکہے جاتے اور یہہ کہنا تمہارا (بلکہ برعکس
اوسکے اونکو سچا کرتا ہے اور انپر حوالہ دیتا ہی)
کیونکر صحیح ہوگا۔ **قولہ** اسکے علاوہ محمد کے سوا
کسی نبی نے اپنے اگلے پیغمبرون کی کتاب کو
منسوخ نہین کیا۔ **اقول** دیدۂ انصاف ذرا
کہول کر دیکہو اگر منسوخ نہین ہوتا تو دوسری
کتاب کیون لاتے اور اوسکے کیا حاجت تہی وہ
پہلی کتاب تو موجود ہی تہی دوسرے یہ ممکن
تہا ہی الخ خود منسوخ کرنا مسیح کا احکام سابقہ
کو انجیل و توریت سے مقابلہ کرکے دکہلادیا۔
قولہ پس ظاہر ہے کہ انجیل اگلی کتابون کو منسوخ
نہین کرتی۔ **اقول** پہر بہی ڈہٹائی سے
کہے جاتے ہو کہ منسوخ نہین کیا بقول تمہارے
منسوخ کرنے کو طلاق دینے وغیرہ کو منسوخ کردیا
کہا تہا **قولہ** محمد نے اپنے دین کے لئے تلوار

اقول چلائی اور زور زبردستی سے قایم کیا
جواب اسکا چند طرح سے دیتا ہون تعصب دور کرکے
سنو اوّل صرف محمدؐ نے تلوار نہین چلائی داؤد
وموسی وشمعون علی نبینا وعلیہم السّلام وغیرہم نے
بھی چلائی یہہ کچھہ محل طعن نہین۔ دوسرے سارے
بادشاہونکا یہہ دستور ہے کہ جب کسی ولایت کی
رعایا نے سرکشی پر کمر باندہی اور خراج خزانۂ سلطان
مین نہ بھیجا تو پہلے پروانجات نرمی آمیز بھیجے جاتے
ہین جب اس سے بھی نہین سمجھتے تو فوج جرار روانہ
کی جاتی ہے تا انکی سرکشی کی پوری کوشمالی دیوے
علے ہذا القیاس اللہ تعالی کو بھی ظور بہاتا ہے پہلے
تو انبیاءکو نرمی کے ساتہ سمجھانے کو بھیجا باوجودیکہ
تکلیف دی جب بھی خاموش نرہے چنانچہ صفحہ ۳۵
مین تمہارا بھی اقرار ہے جب اس سے بھی باز نہ آئے
تو اخیر مین فوج جرار کی ساتہہ رسول اکبر کو روانہ
کیا اور اللہ کو بھی مناسب تہا فافہم۔ تیسرے یہہ کہ
زور زبردستی سے ہرگز نہین کیا بلکہ پہلے اونکو
سمجہایا اسپر بھی نمانا تو معجزہ دکہلایا اسپر بھی نمانا
تو اونکو جزیہ کا حکم فرمایا کہ جزیہ دو اسپر بھی نہ مانا
تو چڑہائی کی اور یہی شروط آجتک ہمارے
یہان ہین بلکہ علاوہ اسکے اور بھی بڑی بڑی شرطین
ہین کہ ہونا اوسکا دشوار ہے اور صریح آیت قرآنی
بھی اوسپر ناطق ہے اللہ فرماتا ہے۔ سورہ بقر ہین
لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی
اور زبردستی نہین ہے دین مین تحقیق کہل گئی ہدایت

قولہ گمری سے پرشاید کہوگے کہ اگرچہ پیغمبر نے
جنگ نکی تہی لیکن موسی اور داؤد لڑے تھے
فی الواقع موسی اور داؤد لڑے تھے لیکن اونکی
اور محمدؐ کی لڑائی مین فرق ہے **اقول** اسکو
بھی ہم لوگ دلیل مین لاتے ہین اور اوسے بھی جو
مذکور ہوا لیکن یہہ کہنا تمہارا کہ اونکے اور محمدؐ کی
لڑائی مین فرق ہے سو بوجوہ چند غلط ہے اوّل
یہ کہ وہ بھی بحکم خدا تعالی لڑے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم بھی بحکم خدا تعالی لڑے جیسا کہ آیات قرآنی
صریحہ اسپر ناطق ہے دوسرے یہہ کہ وہ بھی کافرون
سے لڑے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کافرون سے
لڑے تیسرے وہ کب لڑے جبکہ وہ معجزہ دکہلا
دکہلا کر عاجز آئے علی ہذا القیاس محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بھی ہر طرح سے جب عاجز آئے تو چڑہائی
کی پہر اسکو فرق کہنا محض تعصب و نفسانیت
ہے **قولہ** جیسا سبب دین اسلام کی تاثیر اور لوگون
کے دل اور طریقہ پر اچہی نہین **اقول** یہہ بھی
محض غلط ہی دیکہو کفار عرب نے جب یہ صلاح کی
کہ محمدؐ کو مارنا چاہیے کیونکہ آبائی رسم مین ہم
لوگون کے انہون نے رخنہ ڈالا سو اسکا ذمہ کون
لیتا ہی عمر اونمین سب مین بڑے دلاور اور غصہ ور
تھے کہڑے ہوے اور کہا کہ یہہ ذمہ میرے ابہی سر
اتار کر لاتا ہون ننگی تلوار لیکر چلے اور اپنی بہن
کے مکان پر کسی حاجت کے لئے چلے آئے آپ
مسلمان تہین چند ورق جو قرآن کے اوترے تھے۔

تلاوت کرتی تہین کہ ناگاہ حضرت عمرؓ آئے اور پکارا
اونکی روح کانپ گئی اور فونکو آگ مین ڈالدیا
مگر اس عرصہ مین کلام پاک کو انہین کچھہ سن لیا اندر
جب آئے پرسش کی کہ تو کیا پڑہتی تہی آخر ملا
دیا تو اور بہی خفا ہوے کہ مین تو محمدؐ کے سر کو
لانے چلا اور تو گہر مین مسلمان خیر اگر کلام خدا
ہوگا تو ہرگز نہ جلا ہوگا دیکہتے ہین تو کاغذ مسلم
رکہا ہوا ہی ایک تو سننے سے طبیعت کو رقت
آئی دوسرے یہ معجزہ دیکہکر بہت نادم ہوے
اور کہا کہ میرا مستک باندہکر محمدؐ کی خدمت مین
لیچل القصہ بمبالغہ بسیار اونکو اوسیطرح پکڑ کر
لے چلے مسجد کے دروازہ پر کہ وہ ایک مکان
بند تہا پکارا چند آدمی ہی رسول اندر تہی خوف
مین آئے وہین حضرت جبرئیلؑ خدا کے طرف سے
کل قصہ آکر فرمایا آخر دروازہ کہولا گیا اور مشرف
باسلام ہوے ایسی ایسی بہت روایتین مروی
ہین بباعث اختصار نقل نہین کر سکتا دیکہو کیسی
کچہہ تاثیر اللہ نے اسمین رکہی ہی کہ بمجرد سننے کے
کیا حالت تہی اور کیا ہوگئی۔ **قولہ** پس مسلمان
ہونا آسان ہی لیکن دیکہا نہین جاتا کہ جو اس مذہب
کو قبول کرتے حلم اور فروتنی و پاک ہوتے اور
ہر طرح کی بدی کو چہوڑتے **اقول** یہہ بہی
کہنا تمہارا غلط محض ہے جیسا کہ دین مسلمانی آسان
ہے چند روز اسکے موافق کرنے سے ویسا ہی ہوجاتا
ہے دوسرے یہ کہ رنین صاحب تذکرہ حضرت عیسےٰ

کے باب ۵ لکہتے ہین کہ حضرت موسیٰ اور حضرت محمدؐ
فقط صاحب علم نتہے بلکہ صاحب عمل بہی تہے اور اُن دونو
پیغمبرون نے اپنے اہل وطن اور معاصرین کو عمل کی
تاکید کی تہی پس یہی وجہ ہی کہ امت مین انسانیت
و مروت ہی تمہارے ہی لوگون کی تحریر سے مسلمانون
کی مروت و حلمیت ثابت ہوی مجہے اب کچہہ اس کی
حاجت نہین ورنہ مین مسلمانون کی مروت و
حلمیت کو وہ بسط کے ساتہ لکہہ دیتا کہ شاید و باید
آپ اپنے لوگون سے پوچہہ لو تمہارا سارا کلام ایسا
تعصب سے بہرا ہوتا ہی کہ اسکی وجہ سے اپنے
لوگون کے گہر کا حال بہی معلوم نہین ہوتا اس
تعصب کو چہوڑو یہ تعصب ہلاک کرنیوالا ہی انصاف
سیکہو انصاف سیکہو انصاف کو اپنا شعار
بنالو کہ اسکی وجہ سے حق و باطل کی تمیز ہو اور
نہ ہرگز نہین ہونے کی **قولہ** آخری سبب قرآن
ایسی کوئی اچہی راہ نہین بتاتا کہ گنہگار لوگ
وسیلہ سے نجات پاسکے **اقول** قرآن دنیا
کی مذمت کو بیان کرتا ہے کہ اسکی محبت سارے
گناہون کی جڑ ہے قرآن دل کو رحیم بناتا ہے
قرآن دوزخ کی محشر کی سختیون کو بتلاتا ہی
کہ ایک روز اپنے مالک کے روبرو ہونا ہے سب
کچہہ کا حساب دینا ہوگا عمر کو غنیمت جان لو جہان
تک ہو نیک کام کرلو۔ حسد کو بغض کو ایک بہائی
کی برائی بیان کرنے کو منع کرتا ہی کہ اس سے دل
سیاہ ہوتا ہی پہر خدا کی باتین نہین سوجہتے

قرآن بد صحبت والون کے پاس بیٹھنے کو منع کرتا
ہے کہ اسکی صحبت مثل بھٹی لوہار کے ہے کہ سارا
کپڑا چرینداچرینداہو جاتا ہی اور یہی سب طریقے
نجات کے ہین بخلاف انجیل کے کہ عیسے فلان
جگہہ گئے فلانے کو اچھا کیا فلانے رگید فلان جگہہ
بہاگے فلان پیغمبر نے فلانے کی جورو بدنگاہ سے
دیکھا فلان نے فلانہ سے زنا کیا اگر کچھہ احکام
ہین تو بہت تھوڑے سارا انجیل قصہ کہانی سے
بھرا ہوا ہے وللاکثر حکم الکل مشہور ہے
قولہ محمدی مذہب مین گناہ کے لایق کوئی کفارہ
و قربانی مقرر نہین ہی **اقول** کفارہ کے لئے
بہت سی امور مین کفارہ مقرر ہے صدقہ مقرر ہے
کیونکہ صدقہ بجھا دیتا ہی گناہ کو جیسے پانی اگ کو بجھا
دیتی ہی علے ہذا القیاس اس کفارہ کے لئے عید قربان
قربانی کے لئے مقرر ہی یہ کہنا کہ مقرر نہین محض
غلط ہی **قولہ** قرآن کلمہ پڑھنے نماز پڑھنے زکوۃ
دینے روزہ رکھنے حج کرنے کے اوپر اعتقاد لانا بتاتا
ہے **اقول** صرف قرآن ہی نہین بتلاتا بلکہ
توراۃ و انجیل بھی بتلاتی ہی جیساکہ ہم ابھی اوپر انجیل
سے ثابت کر چکے کہ یہ پیغام کرکہ تو نجات
پاویگا اور راحت ابدی ملیگی **قولہ** لیکن خدا
فرماتا ہی کہ جو کوئی گناہ کرتا ہی سزا پاویگا اگر خدا
نے بات پوری کی تو مین ڈرتا ہون کہ کیونکر
ان عملون سے گناہ کی معافی ہوگی محضا **اقول**
کیون نہین معافی ہوگی جو غلام اپنے آقا کا فرمانبردار

ہوگا اور اگر بشریت سے کوئی قصور ہوگا تو اسکا کچھہ
خیال نہین کرتا چنانچہ خود خدا تعالی اپنے کلام پاک
مین فرماتا ہے کہ ان الحسنات یذھبن السیئات
یعنی نیکی ساری برائیون کو دور کر دیتی ہی اور اسی
معنے مین حضرت عیسی نے فرمایا ہے جیساکہ اوپر گذرا
معلوم نہین تم کیسے پادری ہو کہ شریعت کو اپنی
نہین مانتے عقلی پلاؤ پکائے جاتے ہو **قولہ**
ظاہر ہے کہ گناہ کی برائی دینی فعلون کی بھلائیون
سے بہت زیادہ ہین **اقول** بیشک زیادہ
ہین مگر اوس ارحم الراحمین اس امت
محمدی پر وہ احسان زیادہ کئے ہین کہ اگر ایک
نیکی کیا تو کم سے کم دس سے لیکر سات سو تک
حسب حوصلہ و ایمان ثواب لکھتا ہی من
جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اسی اقل
درجہ کی سئودی پر دیکھو اللہ چاہے تو نیکی
زیادہ رہگی **قولہ** اور کوئی آدمی اپنے توبہ
اور روزہ اور خیرات سے اور دوسرے عملون کے
وسیلہ سے اپنی تقصیرون کے سزا سے بچ نہین
سکتا **اقول** یا تو تم جھوٹے یا تمہاری
انجیل کیونکہ انجیل متی وغیرہ مین صاف عیسی کا
قول ہے کہ نیک کام اسی سے نجات پاویگا۔
شعر دور کر اللہ بس غفلت کا پردہ دور کر
کچھہ تجھے اپنے خدا کی بے خبر ملتی نہین۔
قولہ بلکہ اوسکی نجات دوسری شخص کی موت
سے ثابت ہوتی ہی۔ **اقول** یہہ محض غلط ہی

انجیل سے مکرر جواب ہوچکا کہ نجات اعمال
سے نہیں ہوگی اور تم اون اعمال کو درکنار رکھکر
خواہش نفسانی مین پڑے رہتے ہو شیطان نے
بس یہہ سوجھا دیا کہ صرف ایمان لانا مسیح پر جو
نجات ہی اللہ نے اونکو ہم لوگون کے گئے فدیہ
کرکے بھیجا تہا نعوذ باللہ ذرا بہی غور نہین
کرتے کہ ساری سلطنت دنیاوی کا جو نمونہ
سلطنتِ آسمانی کا یہی دستور ہے کہ جو چوری کرے
وہی پکڑا جاوے سبحان اللہ گناہ کرین تم
اور پکڑے جائین حضرت عیسیٰ یہان سے کیا عدالت
انکے خدا کی ثابت ہوتی ہے ارے بہائی یاد ریو
ذرا ایسے خدا ظالم سے بقول تمہارے ہی بچو
جسکو ذرا بہی نیک و بد مین تمیز نہین گناہ کرے
ساری خلقت سولی پر چڑہین عیسےٰ ایسے عادل
خدا پر ایمان لاؤ کہ جو عادل ہو دیکھو ہم لوگون کا
خدا بڑا عادل ہے کیونکہ فرماتا ہے کہ ہر جان سے
حساب کتاب ہوگا کوئی کسیکا بوجہ نہ اوٹھاویگا
دیکھو نوح کی امت نے نافرمانی کی خدا کا گناہ کیا
اونہین کو ہلاک کیا نوح کو ہلاک نہین کیا۔

شعر دیکھہ لو دنیا مین تم بہی کرکے غور
جو خطا کرتا ہے وہ پاتا ہے جور
چور کے بدلے نہین مرتا ہے اور
حق تعالیٰ کو بہی بہاتا ہے یہ طور
منصفی سب عادلون کا کام ہے

آہی اللہ اس کتاب کے دیکھنے والون اور سننے
والون کو جو ضعیف اہل اسلام سے ہون اون کے

اسلام مین قوت عطا فرما اور جو غیر اہل اسلام ہون
اونکو اس دولت بے بہا کے بوجہہ سمجہہ دیجہا
اور تعصب کو انکے دور کرا اور اونکو ایمان عطا کر
آمین یا رب العلمین بوجاہ رسولک
رحمۃ للعلمین۔

راقم فقیر سراپا قصور عبد الغفور داناپوری عظیم آبادی

قرآن مجید

شائقان کلام ربانی کو مژدہ ہو کہ اندنون میسور پریس دہلی مین ایک
ایسا نایاب اور لاجواب کلام مجید بخط جلی چھپکر تیار ہوا ہے کہ جسکا
ثانی آجتک سبقت اقلیم مین کوئی کلام مجید نہین چھپا تہا زیادہ تعریف
وتوصیف لکھنے کو تو ایک دفتر چاہیے مگر اسقدر ظاہر کیا جاتا ہے
کہ اس کلام مجید کے ہر صفحہ مین جسکا طول ۱۲ انچ اور عرض ۱۱ انچ
ہے نو سطرین قطعات کی قلم سے سبع ترجمہ فوائد و غیرہا ایسی خوشنما
لکھی گئی ہین کہ جو قابل دید ہین ہر ایک سیپارے اور ہر ایک منزل کے
اوّل اور آخر پر خوش عجیب ہی لطف دکہاتی ہے۔ اس پاک
کلام مجید کی کامل جلد کی ضخامت تیرہ سو صفحے کی ہوگی پوری جلد
وزنی بابہ سیر کے ہی **قیمت** فی جلد کاغذ ولایتی **تیس** **روپیہ** اور کاغذ دیسی کی کہ وہ بہی مثل ولایتی کے دبیز ہے
اور ہر سطر مین رنگ حنا کیا گیا ہے **تیس** روپیہ محصول سفر
ہے درخواست خریداری بمقام دہلی سوریس بنام
اڈیٹر اخبار **سفیر ہند دہلی گزٹ** آنی چاہیئے۔ فقط۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اشتہارِ تفسیرِ حقانی

للشہیر ابو عبید محمد ایوب مصنف تفسیر فرقہ اہلحدیث شہر و تفسیر حقانی دہلی

اشتہار

کتب خانہ مطبع مجتبائی دہلی واقع دریا گنج بر لب نہر قیمتِ کتب محصول ڈاک (۱) ہندوستانی مخزن المحاورات جمیع ہندی اردو کے ہر قسم کے محاورے اور اصطلاحین دس ہزار کے قریب بڑی تلاش اور جستجو سے جمع کر کے درج کیگئی ہین انکی ثبوت مین ناظمان ہمتال اور شاعران باکمال کا کلام اور روزمرہ کی مفید خیز فقرے اور ضرب الامثال مندرج کیگئی ہین اکثر محاورون اور اصطلاحون کیوجہ تسمیہ اور شانِ نزول بھی جہانتک الوسع بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھے گئی ہین مولفہ لالہ بھجی لال صاحب دہلوی مولف اردو زبان کی ہایت و رسالہ ہندوستانی مطلوبی و سابق اسسٹنٹ ڈائرکٹر فیلن صاحب بہادر مرحوم مولف ہندوستانی انگریزی ڈکشنری قیمت خانی کاغذ عیبا سرپر اسپوی عمدہ ۳ جلد محصول ڈاک درجہ اولی ۱ (۲) اردو کی پہلی دوسری کتاب کی فرہنگ ۱ (۳) اردو کی تیسری چوتھی کی فرہنگ فی ۱ (۴) فرہنگ قصص ہند حصہ اول و دوم زیر تیاری (۵) جغرافیہ طبعی مولفہ آلدر تامصاحب ایم اے حصہ (۶) مرآۃ جغرافیہ ایشیا کا مختصر جغرافیہ ۱ (۷) جغرافیہ ہندحصہ اول ۱ (۸) رسالہ ہندوستانی فلولوجی ۴ (۹) رسالہ مخزن المضامین مستند لوگون کے جوابات مضمون ۱ (۱۰) تذکرہ گویئن و کتور فیصر ہند ۲ (۱۱) اردو زبان کی ہایت ۱ (۱۲) سیر الاولیا حصہ ۔ محصول ڈاک درجہ ثانی ۶ (۱۳) حضرات امیر خسرو دہلوی ہند نجیر کی پہیلیان ۲ (۱۴) رسالہ سوال و جواب شہزادہ داراشکوہ و بابا لال داس کی ۲ (۱۵) شکر نامہ مسیلی ۲ (۱۶) مکتوبات گلیلی ۶ (۱۷) مرقعہ شریف ۴ (۱۸) شرح قانون معاہدہ انگلینڈ ۱۸۷۱ء ۱ محصول ڈاک درجہ ثانی ۶ (۱۹) شرح قصاید بدیع حاجی عبدالشہیر منیجر مطبع ہذا مکور ۔۱۲۔

اطلاع

درخواست کنندگان و خریداران بخاری شریف ترجمہ کی خدمت میں التماس ہے

در مطبع بحر الاسلام بنگلور باہتمام محمد شریف طبع شد

کے پاس براہ راست بھیجین اور جلد بھی قیمت بھیجنے سے مل سکتی ہے چونکہ اسکی تمام جلد و نکاچھاپنا بغیر امداد اہل اسلام ناممکن ہے پس دردمندان اسلام اس مین ہر طرح کی مدد سے کوتاہی نکرین۔

تفسیر حقانی

للشہیر ابو عبید محمد ایوب مصنف تفسیر فرقہ اہلحدیث شہر و تفسیر حقانی دہلی

اردو سلیس مین یہ تفسیر تحریر کیگئی ہی اس تفسیر چھ جلدین اور ایک مقدمہ ہی مقدمہ بھی ایک ضخیم کتاب ہے جسمین خدا کی ذات و صفات اور نبوت اور ملائکہ اور الہام اور دوزخ و جنت کی حقیقت سے بحث ہے اور بادریون اور نیچریون اور دہریون اور برہمو اور آریہ غیر مسلم مخالفین کے شکوک کا جواب باصواب ہر محلا مطالب قرآن کی تشریح اور عرب کی حالت سابقہ اور مصطلحات قرآن کا بیان ہی اور سات قرأت اور دیگر امور متعلقہ باصول تفسیر کا بیان ہے یہ مقدمہ جسپر چکا بڑی تقطیع پر ساڑہی بارہ جزء مین ہے اسکی قیمت مع محصول ۵ ہین اول جلد کہ جسکو باعتبار مقدمہ کے جلد ثانی کہا جاتا ہی وہ بھی چھپ چکی اسمین ایک بارہ الم کی تفسیر ہے اوسی تقطیع کلان پر تخمیناً تین سو صفحے مین سر صفحہ پر آیات الٰہی ہین انکے نیچے ترجمہ بامحاورہ پھر خط کھینچکر اوسکی ترکیب نحوی پھر جلی قلم سے لفظ تفسیر لکھکر اوسکے معنے لکھے ہین اسکے بعد مفسرین کے اقوال ان مین سے قوی اور محکم کا بیان اور سرایت کا پہلی آیت سے ربط اور شانِ نزول بروایات صحیحہ اور علم معانی و بلاغت کے متعلق ابحاث اور دیگر امور جو دیکھنے سے علاوہ کہتے ہین اس جلد کی قیمت مع محصول للہ ۲ تیسری جلد زیر طبع ہی اور جو حامیان اسلام ان سب جلدون کی قیمت پندرہ روپیہ پیشگی کرتے ہین یا یون ہی بطور صدقہ کتاب کے کچھ عنایت فرماتے ہین اونکے اسماء گرامی ٹیٹر پر چھپتے ہین یہ جو صاحب ہمدردی اسلام سے پیشگی قیمت عطا فرماتے ہین تو خاص شہر